

پوسٹ مارٹم: معاصر علمائی آرکا جائزہ

An Analysis of Contemporary Islamic Scholars' view on Post-Mortem
(Autopsy)

*ڈاکٹر محمد عاطف اسلام راؤ

**ڈاکٹر حمیراناز

ABSTRACT

The speedy growth in science drew many such matters which necessitate to be analyzed with Islamic jurisdiction. Autopsy is one of them. Islamic researchers must endeavor to look into this issue and present an authentic and coherent narrative in this respect. The article deals with the introduction, narratives of scholars, principles and the grounds of autopsy. Demonstrating self-description of the topic, In the end, outlined the view of Allāma Ghulām Rasūl Sa‘īdī on autopsy.

Keywords: Autopsy, Islamic Jurisdiction, Coherent Narrative, Post-Mortem.

اسلام دین فطرت ہے جس کے مطابق زندگی گزارنا ہر دور میں ممکن ہے۔ عقائد وارکاں اسلام سے متعلق اصولی احکام توہر دور میں یکساں رہیں گے، لیکن مرورِ زمانہ کے اعتبار سے جوئے مسائل سامنے آئیں گے، ان میں اجتہاد کے راستے کھلے رہیں گے، جن کی مثلیں عہدِ صحابہ سے لے کر تاحال نظر آتی ہیں۔ اسی حوالے سے جدید میڈیا کل سائنس کی دن بہ دن ترقی نے علاج معالجہ کے سلسلے میں نئے مسائل کو جنم دیا ہے، جس سے بڑے پیمانے پر جہاں انسانیت کی خدمت ہوئی ہے، وہی علماء کے سامنے نئے نئے اجتہادی مسائل آکھڑے ہوئے ہیں۔ انھی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت کا بھی ہے۔ مقالہ ہذا میں عصر حاضر کے معروف اہل علم کی آراؤ نقل کر کے زیرِ بحث مسئلہ کا حل پیش کیا ہے۔ چنانچہ پہلے پوسٹ مارٹم کا تعارف و وجہات ذکر کی جائیں گی اور پھر دوسرے حاضر میں اس ضرورت کو واضح کیا جائے گا۔

پوسٹ مارٹم کا تعارف

Post-mortem (meaning *after death*) may refer to:

In science:

- Post-mortem examination, or autopsy, an examination of a corpse in order to determine cause of death.

* اسنٹ پروفسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک لرنگ، یونیورسٹی آف کراچی، کراچی۔

** اسنٹ پروفسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ہسپتی، یونیورسٹی آف کراچی، کراچی۔

- Post-mortem interval, the time that has elapsed since a person has died.
- Postmortem studies, a neurobiological research method.¹

موت کے بعد طبی معاشرہ عام طور پر درج ذیل وجوہات کی بنای پر کیا جاتا ہے:

- موت کا سبب و وقت جانے اور قاتل کی شناخت کے لیے۔
- میڈیکل کے طلباء کو تعلیمی مقاصد کے لیے مشاہدہ و تجزیہ کی خاطر۔
- نو مولود میں اس امر کی تحقیق کرنا کہ پیدائش کے وقت وہ زندہ تھا اور اس میں زندہ رہنے کی قابلیت تھی یا نہیں۔

مذکورہ بالا وجوہات نفع سے خالی نہیں ہیں، کیوں کہ پہلی صورت میں قاتل کی گرفت کے لیے تحقیقی کارروائی مکمل کرنے میں تعاون حاصل ہوتا ہے، جب کہ دوسری صورت میں وہ طلباء جنہیں مستقبل میں ان معاملات کا سامنا کرنا ہوگا، انھیں تعلیم دینا مقصود ہے۔

پوسٹ مارٹم کا اصول و اندماز

مروجہ پوسٹ مارٹم کے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ پوسٹ مارٹم معاشرہ تفصیلی ہو۔ جسم کے تینوں جوف (cavities) یعنی سینہ، پیٹ اور کھوپڑی کو کھول کر معاشرہ کرنا چاہیے، اگرچہ موت کا سبب کسی ایک جوف میں ہی دریافت ہو جائے، کیوں کہ معاشرہ کرنے والے میڈیکل افسر کو صرف اتنا ہی درج نہیں کرنا ہوتا کہ فلاں فلاں اعضا کو زخم پہنچا ہے، بل کہ اس بات کی بھی وضاحت بھی ضروری ہوتی ہے کہ بقیہ اعضا درست پائے گئے ہیں۔ مروجہ پوسٹ مارٹم معاشرہ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

1- ظاہری معاشرہ (External examination)

2- اندروی معاشرہ (Internal examination)

اس باب میں مختلف آرائیں ہیں، چنانچہ ذیل میں ان کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے:

پوسٹ مارٹم پر مولانا مودودی کا موقف

مولانا مودودی صاحب پوسٹ مارٹم سے متعلق پوچھنے گئے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

”پوسٹ مارٹم کے مسئلے میں جیسا کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ مجھے خود بڑا خلجان ہے، کوئی فیصلہ کن بات میرے لیے مشکل ہے۔ اس معاملے کے دو مختلف پہلو ہیں، جن کے تقاضے ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ ایک طرف شرعی احکام ہیں جو مرنے والوں کے جسم کا احترام کرنے اور ان کو عزت کے ساتھ دفن کرنے کی تاکید کرتے ہیں، اگر وہ مسلمان ہوں تو ان کی تجهیز و تغییر کر کے نماز جنازہ پڑھنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ان شرعی احکام

¹[http://en.wikipedia.org/wiki/Post-mortem_\(disambiguation\)](http://en.wikipedia.org/wiki/Post-mortem_(disambiguation)) retrieved on 17-12-14.

² عبد الواحد، مفتی، ڈاکٹر، مربیق و معاشرہ کے اسلامی احکام، (کراچی: مجلس تحریkat اسلام، ۲۰۰۶ء)، ص ۳۲۱-۳۲۰۔

کی تائید ان لطیف انسانی حسیات سے بھی ہوتی ہے جو (شاید ڈاکٹروں اور بالکل سامنے نہیں لوگوں کے سوا) سبھی انسانوں میں موجود ہوتے ہیں۔ کوئی آدمی یہ خوشی سے گوارہ نہیں کر سکتا کہ اُس کے باپ، بیٹے، بیوی، بہن اور ماں کی لاشیں ڈاکٹروں کے حوالے کی جائیں اور وہ اُن کی چیر پھاڑ کریں یا وہ میڈیکل کالج کے طالب علموں کو دے دی جائیں تاکہ وہ اُن کے ایک ایک عضو کا تجزیہ کریں اور پھر اُن کی ہڈیاں سکھا کر رکھ لیں۔ اسی طرح کوئی قوم بھی یہ گوارہ کرنے کے لیے تیار نہیں کہ اُس کے لیڈر یا پیشوامر نے کے بعد پوسٹ مارٹم کے تختہ مشق بنائے جائیں۔ ابھی حال ہی میں گاندھی اور لیاقت علی خان مر حوم گولی کے شکار ہوئے ہیں، ’طبی قانونی‘ نقطہ نظر سے ضروری تھا کہ اُن کا پوسٹ مارٹم کر کے موت کے سبب کی تشخیص کی جائے مگر اس سے احتراز کیوں کیا گیا؟ صرف اس لیے کہ قومی جذبات اپنے محترم لیڈروں کی لاشوں کا چیر ناپھاڑنا برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔

دوسری طرف اور قانونی اغراض کے لیے پوسٹ مارٹم کی ضرورت ہے۔ طب کے مختلف شعبوں کی تعلیم اور طبی تحقیقات کی ترقی کے لیے اس کی ضرورت کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور ایک حد تک قانون بھی اس کا تقاضا کرتا ہے کہ قتل کے مقدمات میں سببِ موت کا تعین کیا جائے۔

اب یہ بڑا یقینیہ سوال ہے کہ ان دونوں متصادم تقاضوں کے درمیان مصالحت کیسے کی جائے۔ اس کا یہ حل تو میرے نزدیک سخت مکروہ ہے کہ امیروں اور غریبوں، بڑے لوگوں اور چھوٹے لوگوں، خاندانوں اور لاوارثوں کی لاشوں کے بارے میں ہمارے پاس دو مختلف معیار اخلاق اور دو مختلف طرز عمل ہوں، اس لیے لامحال اس کا کوئی اور ہی حل سوچنا پڑے گا، مگر وہ حل کیا ہو، اس بات میں میری قوت فیصلہ بالکل عاجز ہے۔“

مولانا مودودی صاحب نے اپنے اس جواب کے تقریباً کائیں سال بعد مزید تفصیل کے ساتھ پوسٹ مارٹم کے بارے میں اپنی رائے پیش کی۔ مظفر بیگ مولانا مودودی کی مجلس استفسار کور قوم بند کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولانا! کیا طبی مقاصد کے لیے لاشوں کی چیر پھاڑ درست ہے؟

مولانا نے فرمایا: ”ہمارے ہاں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، میں نے جہاں تک اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے مجھے کوئی ایسی روایت نہیں دکھائی دی۔ طب میں مسلمانوں نے بہت کام کیا ہے، بڑی مفید خدمات انجام دی ہیں۔ طبی تحقیقات میں اُن کا حصہ کسی سے کم نہیں ہے، لیکن انہوں نے اپنے کام یا اپنی تحقیقات کے لیے لاشوں کو نہیں چیرا پھاڑا۔ خود یورپ میں اس چیز کو پسند نہیں کیا جاتا تھا اور گزشتہ صدی تک یہ حالت تھی کہ لاشوں کو چرا کرہی یہ کام ہو سکتا تھا، چنانچہ لاشیں چرانے والوں کے گروہ بن گئے تھے جو ان طبی تحقیقات میں مدد دیتے تھے۔“

مولانا! پوسٹ مارٹم کے لیے بھی تولاش کو چیر ناپھاڑنا پڑتا ہے۔ انھی صاحب نے کہا کہ مولانا نے فرمایا: یہ کام طب اور سائنس کے نام پر کیا جائے یا پوسٹ مارٹم کی خانہ پوری کے لیے انجام دیا جائے، آپ دیکھیں گے کہ

صرف غریبوں ہی کی لاشیں ان مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں، آخر صدر کینیڈی بھی تو گولی کا نشانہ بننے ہیں اور گاندھی بھی، کیا ان کی لاشوں کی بھی چیر پھاڑ ہوئی؟ معلوم یہ ہوا کہ یہ طب اور قانون کی وہ ضرورت ہے جو صرف غریبوں اور لاوارثوں کی لاشوں سے ہی سے پوری ہو سکتی ہے۔³

مولانا مودودی کے موقف کا خلاصہ درج ذیل نکات میں پیش خدمت ہے:

- 1- اس معاملے کے وہ مختلف پہلو ہیں، جن کے تقاضے ایک دوسرے سے ہوتے ہیں۔
- 2- ایک طرف شرعی احکام ہیں جو مرنے والوں کے جسم کا احترام کرنے اور ان کی باعزت تدبیفین کی تاکید کرتے ہیں۔
- 3- قومی جذبات اپنے مختلف لیدروں کی لاشوں کا چیر ناپھاڑنا برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔
- 4- دوسری طرف دیگر قانونی اغراض کے لیے پوسٹ مارٹم کی ضرورت ہے، طب کے مختلف شعبوں کی تعلیم اور طبی تحقیقات کی ترقی کے لیے اس کی ضرورت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔
- 5- ان دونوں متصادم تقاضوں کے درمیان مصالحت کیسے کی جائے۔۔۔ اس لیے لامحالہ اس کا کوئی اور ہی حل سوچنا پڑے گا، مگر وہ حل کیا ہو، اس بات میں میری قوت فیصلہ بالکل عاجز ہے۔

اگر مولانا مودودی کے مذکورہ بالا جواب کو بہ غور پڑھا جائے تو ہمیں اس میں کوئی علمی یا فقہی دلیل نظر نہیں آتی، صرف جذباتی گفتگو ملتی ہے، کہیں سے یہ پتا نہیں چلتا کہ کیا شریعت میں کسی کی جان بچانے یا کسی مقتول کے قاتل کو پکڑنے کے لیے پوسٹ مارٹم کی کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب مودودی صاحب کے دونوں جوابات میں نہیں ملتا۔

پوسٹ مارٹم پر امام خمینی کا موقف:

اس سلسلے میں خمینی صاحب تحریر الوسیلہ میں لکھتے ہیں:

”لا يجوز تشريح الميت المسلم، فلو فعل ذلك ففي قطع رأسه و جوارحه دية، ذكرناها في الديات، وأما

غير المسلم فيجوز ذميأً كان أو غيره، ولا دية ولا إثم فيه“⁴

”مسلمان کی میت کے اعضا کا ناجائز نہیں، پس اگر ایسا کرے تو اس کا سر اور دوسرے اعضا کا نہ کی دیت ہے، جس کو ہم نے ”دیات“ میں بتایا ہے، لیکن غیر مسلم کے اعضا کا ناجائز ہے؛ چاہے ذمی ہو یا غیر ذمی، اور اس میں نہ تو دیت اور نہ ہی گناہ ہے۔“⁵

پوسٹ مارٹم میں غیر مسلم و مسلم کی تمیز کرتے ہوئے صورتِ جواز پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

³ مظفر بیگ، ردو اور مجلس مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، (لاہور: البذر بیلی کیشنز، ۱۹۷۸ء)، ص ۳۱، بہ حوالہ: سعیدی، علامہ غلام رسول، شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۸۲۵-۸۲۲۔

⁴ خمینی، امام، تحریر الوسیلہ، (موسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینی، ۱۴۱۳/۱۹۹۲ء)، ص ۳۷۳۔

⁵ ایضاً، ص ۳۷۵۔

”لو امکن تشریح غیر المسلم لتعلمات الطبیۃ لا یجوز تشریح المسلم، وإن توافت حیاة مسلم أو جمع من المسلمين علیہ فلو فعل مع امکان تشریح غیره، وعلیہ الدية“⁶

”اگر طبق تجربات کے لیے غیر مسلم کا پوسٹ مارٹم ممکن ہو تو مسلمان میت کا پوسٹ مارٹم جائز نہیں، اگرچہ ایک مسلمان یا کچھ مسلمانوں کی زندگی اس پر موقف ہو۔ پس اگر غیر مسلم کا پوسٹ مارٹم ممکن ہونے کے باوجود ایسا کرنے تو گناہ کا رہے اور اس پر دیت واجب ہے۔“⁷

امام خمینی کی یہ بات کہ ایک یا کچھ مسلمانوں کی زندگی اگر پوسٹ مارٹم پر موقف ہوتا بھی مسلمان کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے، اور اس پر دیت بھی ہے اور گناہ بھی، یہ موقف یقیناً لیل طلب ہے، مگر آپ کی کتاب میں کہیں اس دعوے کی دلیل نہیں ملتی۔

علامہ سعیدی امام خمینی کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ خمینی نے فقیہانہ انداز میں گنتگو کی ہے، ہر چند کہ انہوں نے اپنے موقف پر دلائل شرعیہ مہیا نہیں کیے، تاہم ان کی رائے صائب ہے، البتہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آسکی کہ مردہ کے اعضا کا ٹٹے پر دیت کیوں واجب ہوگی؟ ہمارے علم اور مطالعے میں اس حکم کا کوئی شرعی مأخذ نہیں ہے۔“⁸

امام خمینی کے نزدیک صورتِ جواز اور ایک اشکال

”لو توقف حفظ حیاة المسلم علی التشریح، ولم یمکن تشریح غیر المسلم فالظاهر جوازه، وأما الجرد التعلم فلا یجوز مالم توقف حیاة المسلم عليه۔ لا إشكال في وجوب الدية إذا كان التشریح بحد التعلم،

وأما في مورد الضرورة والتوقف المتقدم فلا يبعد السقوط على إشكال“⁹

”اگر مسلمان کی زندگی چنان پوسٹ مارٹم پر موقف ہو اور غیر مسلمان کا پوسٹ مارٹم ممکن نہ ہو تو ظاہر یہ ہے کہ مسلمان میت کا پوسٹ مارٹم جائز ہے، لیکن صرف تجربے کی خاطر جائز نہیں، جب تک کہ کسی مسلمان کی زندگی اس پر موقف نہ ہو۔ اگر صرف تجربے کی خاطر پوسٹ مارٹم کرے تو دیت واجب ہونے میں کوئی اشکال نہیں، لیکن ضرورت کے وقت اور کسی کی زندگی اس پر موقف ہونے کی صورت میں بعد نہیں کہ وجوب دیت ساقط ہو، اگرچہ اشکال ہے۔“¹⁰
خمینی جیسے مدبر کی تحقیق میں رقم کو بھی اشکال ہے کہ بلاد لیل مطلاقاً غیر مسلم کے اعضا کے حوالے سے یہ عبارت نقل کر دی۔

⁶ ایضاً، ص ۲۷۳۔

⁷ ایضاً، ص ۲۷۵۔

⁸ سعیدی، علامہ غلام رسول، شرح صحیح مسلم، (lahor: فرید بک شال، ۲۰۰۰ء)، ج ۲، ص ۸۲۶۔

⁹ خمینی، تحریر الویله، ص ۲۷۳۔

¹⁰ ایضاً، ص ۲۷۵۔

- ۱۔ غیر مسلمان کے اعضا کا کافی جائز ہے، چاہے ذمی ہو یا غیر ذمی۔ پھر مزید یہ کہ ڈاکٹری تجربے کے بہب ایک مسلمان یا کئی مسلمانوں کی جان بچانا مقصود ہوتا ہے بھی مسلمان کا پوسٹ مارٹم جائز نہیں۔
 - ۲۔ اگرچہ ایک مسلمان یا کچھ مسلمانوں کی زندگی اس پر موقف ہو۔ مزید لکھتے ہیں کہ مسلمان کی زندگی بچانے کے لیے جائز ہے، تو گویا اس عبارت میں اور ما قبل میں تعارض ہے، جس کی تصحیح ضروری ہے۔
 - ۳۔ اگر مسلمان کی زندگی بچانا پوسٹ مارٹم پر موقف ہو اور غیر مسلمان کا پوسٹ مارٹم ممکن نہ ہو تو ظاہر یہ ہے کہ مسلمان میت کا پوسٹ مارٹم جائز ہے۔
- پوسٹ مارٹم کی بحث کے اختتام پر لکھتے ہیں کہ اس میں اب بھی اشکال ہے۔
- پوسٹ مارٹم پر ڈاکٹر احمد شرف الدین کا موقف

ڈاکٹر احمد شرف الدین اپنی کتاب "أحكام الشرعية لأعمال الطبيه" میں پوسٹ مارٹم کی اباحت یا جواز کے لیے چند شرائط عائد کرتے ہیں۔

- ۱۔ جس جسم کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہو، اُس کے مردہ ہونے کی تحقیق ہو چکی ہو کہ واقعی وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔
- ۲۔ میت کے مرنے سے قبل اُس سے اس کی اجازت حاصل کی گئی ہو۔ (اگر پوسٹ مارٹم تعلیم و تربیت وغیرہ کے سلسلے میں ہے) اور اگر اُس سے اجازت نہ لی گئی ہو تو اُس کے ورثا اس کی اجازت دیں، اگر پوسٹ مارٹم کسی قانونی (عدالتی) تحقیقات کی غرض سے ہے تو پھر ورثا کی اجازت ضرورت نہیں، صرف عدالتی حکم کافی ہو گا۔
- ۳۔ لاوارث لاشوں کا پوسٹ مارٹم تعلیم و تعلم کی غرض سے جائز ہو گا، کیوں کہ اس میں ورثا کی عدم دست یا بی کا غدر موجود ہے اور ضرورت شرعی بھی موجود ہے۔
- ۴۔ ورثا سے اجازت لیتے وقت اُن کی مادی ضرورت کو بھی پورا کرنا پیش نظر رہے۔
- ۵۔ پوسٹ مارٹم کی واقعی شرعی ضرورت بھی ہو۔ مثلاً طب و جراحت کافن سکھانے کے لیے یا عدل و انصاف کے قیام میں مدد کے لیے یا تشخیص امراض کے لیے۔
- ۶۔ جسم کی عزت و توقیر کو پیش نظر کھا جائے اور جس حصے کا پوسٹ مارٹم مطلوب نہ ہو اسے نہ چھیڑا جائے۔¹¹

علامہ غلام رسول سعیدی کا پوسٹ مارٹم کے حوالے سے موقف
علامہ سعیدی نے پوسٹ مارٹم کے جواز اور عدم جواز پر تفصیلی بحث کی ہے، بہ طور دلائل اُس کی جوازی صورتوں میں

¹¹ شرف الدین، ڈاکٹر، احمد، "أحكام الشرعية لأعمال الطبيه، کویت، ص ۳۷، بہ حوالہ: شاہزاد، ڈاکٹر نور احمد، شرعی حیثیت، (کراچی: اسکالرز اکیڈمی، اگست ۲۰۰۹ء)، ص ۲۲۔

در مختار، فتح القدری، رد المحتار، فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ النوازل، المذهب مع الجموع، شرح المذهب مع الجموع، فتح العزیز، المغني لابن قدامہ اور میزان شریعت الکبریٰ سے علامہ عبد الوہاب شعرانی کی تصریحات پیش کی ہیں۔ علامہ سعیدی پوسٹ مارٹم کے موقع، جواز و عدم جواز پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

پوسٹ مارٹم کے موقع

”میت کے پوسٹ مارٹم کی ضرورت دو جگہ پیش آتی ہے: ایک ضرورت ہے تعلیم، تعلیم کے لیے عام طور پر کسی لاوارث میت کو قبضے میں کرنے کے بعد میڈیکل کالج کے طلباء کے جسم پر آپریشن کی مشق کرتے اور اس کے جسم کے مختلف اعضا پر طبی نویت کے تجربات کرتے ہیں، ہر چند کے پلاسٹک ماؤل پر تجربات شروع ہو چکے ہیں“¹² گویا علامہ سعیدی کے نزدیک بھی تعلیم کی غرض سے میڈیکل کے طلباء کے لیے پوسٹ مارٹم اور آپریشن کرنا وجہ اول ہے، اس کے بعد دوسرا صورت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”آج کل انسانی جان کو بچانے کے لیے سر جری اور آپریشن ایک ضروری طریقہ علاج ہے۔ پتہ یامثانہ میں پتھری کی صورت میں آپریشن کے ذریعے پتھری کو باہر نکالا جاتا ہے، اگر گردہ خراب ہو جائے تو اس کو آپریشن کر کے باہر نکال دیتے ہیں۔ بعض دفعہ عورت کے پیٹ میں بچہ آڑایا ترچھا ہوتا ہے اور اگر آپریشن کے ذریعے ڈلپورینہ کی جائے تو بچہ اور مال دنوں مر جاتے ہیں، بعض دفعہ جسم کے کسی عضو میں کوئی ناسور ہو جاتا ہے اور باقی جسم کو اس کے زہر سے محفوظ رکھنے کے لیے اس عضو کو کامپنپتا ہے، بعض حادثات میں جسم کی مختلف ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں، اس موقع پر ہڈی جوڑنے کے لیے آپریشن ناگزیر ہوتا ہے۔ اسی طرح بہم کے ٹکڑوں اور گولیوں کو جسم سے نکالنے کے لیے آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے۔“¹³

علامہ سعیدی نے پوسٹ مارٹم کے موقع کی سرخی کے تحت سر جری اور آپریشن کے موقع بھی تحریر کر دیئے ہیں، حالانکہ بہ ظاہریہ سرخی اس مقام پر آپریشن کی بحث کا تقاضا نہیں کرتی۔ اب مزید میڈیکل کے طلباء کی ضرورت کے پیش نظر ایک فقہی قاعدہ کو نقل کر کے پوسٹ مارٹم کی ضرورت سے متعلق سوال قائم کرتے ہیں۔

”اب سوال یہ ہے کہ میڈیکل کالج کے طلباء گرزمائیہ تعلیم میں سر جری کی مشق نہ کریں تو وہ مستقبل میں سر جری کے ذریعے علاج نہیں کر سکتے، بغیر آپریشن کے جن لوگوں کا علاج نہیں ہو سکتا اُن کی زندگی یقینی خطرے میں ہے اور شریعت کا قاعدہ ہے: الضرورات تبیح المظورات، ضرورت کی بنابر امر ممنوع کا کرنا جائز ہو جاتا ہے تو کیا اس عام

¹² سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۸۲۶۔

¹³ مخلص بالا

ضرورت کی بنابر پوسٹ مارٹم کرنے کی بالعموم اجازت دی جاسکتی ہے۔¹⁴

پوسٹ مارٹم کے جواز و عدم جواز کا محل

پوسٹ مارٹم کے جواز و عدم جواز پر بحث کرتے ہوئے علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

”اس سلسلے میں ہمارا نظر یہ ہے کہ سرجری کی مشق کے لیے جانوروں اور غیر مسلم اموات کو حاصل کرنا چاہیے اور مسلم اموات پر سرجری کی مشق کرنا جائز نہیں ہے، جب کہ غیر مسلم اموات کا حصول اس قدر دشوار نہیں ہوتا، جس کی بنابر مسلمان میت کی چیر پھاڑ کر کے اُس کی بے حرمتی کی جائے، خصوصاً اس صورت میں جب کہ پلاسٹک ماڈل سے تعلیم شروع کی جا چکی ہے۔

پوسٹ مارٹم کی دوسری وجہ جو بالعموم پیش آتی ہے، وہ ہے مقدمہ کی تحقیق اور کسی بے قصور مسلمان کو قتل کی سزا سے بچانے کا مسئلہ، مثلاً ایک شخص کو پولیس نے پستول سمیت پکڑ لیا اور اس پر الزام ہے کہ اُس نے اپنے پستول سے فلاں شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے، جب کہ ملزم یہ کہتا ہے کہ میں نے اس پر گولی نہیں چلائی اور تمام شواہد و قرائن ملزم کے خلاف ہیں، اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ مقتول کے جسم میں جو گولی ہے، آیا وہ اُس نمبر کی گولی ہے جو ملزم کے پستول میں ہے یا کوئی اور گولی ہے، اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مقتول کے جسم میں ملزم کے پستول کی گولی ہے تو وہ قاتل ہو جائے گا اور اگر وہ گولی اُس کے پستول کی نہیں ہے تو وہ بری ہو جائے گا۔

ایسی صورت میں جب کہ پوسٹ مارٹم کے ذریعے کسی بے قصور کی جان بچانے کا مسئلہ ہو تو پوسٹ مارٹم کرنا صرف جائز ہی نہیں، بل کہ ضروری ہے اور فقہاءِ اربعہ کے مذاہب میں اس کی تائید موجود ہے۔¹⁵

علامہ سعیدی کے موقف کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ پوسٹ مارٹم میڈیکل کے طلباء کی مشق کے لیے جائز ہے، لیکن چوں کہ اُس کے لیے غیر مسلم میت کو حاصل کرنا دشوار نہیں، اس لیے مسلمان میت کی چیر پھاڑنا جائز ہے۔

۲۔ اگر بے قصور مسلمان کو سزا سے بچانا ممکن ہو اور قاتل کو قرار واقعی سزا دلانا مقصود ہو تو اس کے لیے بھی پوسٹ مارٹم کرنے کی اجازت ہے۔

علامہ سعیدی نے اپنے موقف پر مذاہب اربعہ کی امہات الکتب سے دلائل رقم کیے ہیں:

¹⁴ مولہ بالا

¹⁵ ایضاً، ج ۲، ص ۸۲۶-۸۲۷

”امام ابو حنفی¹⁶، امام شافعی¹⁷ اور امام مالک¹⁸ کا ایک قول یہ ہے کہ حاملہ عورت فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو ماں کا پیٹ چاک کر کے بچے کو نکال لیا جائے اور یہ بعینہ ہمارا مطلوبہ جزئیہ ہے، یعنی زندہ کی جان بچانے کے لیے میت کی چیز پھاڑ (پوسٹ مارٹم) جائز ہے، بل کہ احتاف یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر عورت زندہ ہو اور پیٹ میں بچہ مر جائے تو بچے کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دائی ہاتھ سے نکال لے اور یہ پوسٹ مارٹم کے جواز پر دوسرے جزئیہ ہے، ہر چند کہ سر جری کے اس ترقی یافتہ دور میں بچے کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالنے کی ضرورت نہیں، بل کہ عورت کے پیٹ کا آپریشن کر کے بچے کو نکالا جاسکتا ہے، امام احمد بن حنبل نے اگرچہ اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے، لیکن وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ اگر عورت مر جائے اور بچے کے بعض اجزا ابھر کل آئیں اور باقی بچے کو عورت کا پیٹ چاک کیے بغیر نکالنا ممکن نہ ہو تو عورت کا پیٹ چاک کر کے بچے کو نکال لیا جائے¹⁹ اور یہ بھی موجودہ صورت میں پوسٹ مارٹم کے جواز کا بعینہ جزئیہ ہے۔ بہر حال ائمہ اربعہ کی تصریحات سے ظاہر ہو گیا کہ جب کسی زندہ کی جان بچانا مقصود ہو تو میت کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے۔“

اس کے بعد علامہ سعیدی اپنی بحث کے آخر میں لکھتے ہیں:

”هم نے سطور بالا میں جو عبارات نقل کی ہیں، ان سے ظاہر ہو گیا ہے کہ امام ابو حنفیہ اور امام شافعی کا مذہ ہب یہ ہے کہ زندہ بچے کو نکالنے کے لیے مردہ عورت کا پیٹ چاک کیا جائے گا، امام مالک کا ایک قول بھی یہی ہے اور حنابلہ میں سے ابن قدامہ کا بھی یہی نظریہ ہے اور اس پر سب متفق ہیں کہ مال غیر نکالنے کے لیے مردے کا پیٹ چاک کر دیا جائے گا۔ مذاہب اربعہ کی ان تصریحات سے ظاہر ہو گیا کہ زندہ کی جان بچانے کے لیے مردے کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے“²⁰

علامہ سعیدی نے پوسٹ مارٹم کا جواز مذاہب اربعہ اور عصر حاضر کے مفکرین کی عبارات سے چند شرائع کے ساتھ ثابت کیا ہے اور اس مسئلہ پر جتنی مفصل بحث کی وہ کہیں اور نہیں ملتی۔ اس مضمون میں تمام گوشوں کی وضاحت فرمائی ہے جو محققین اہل علم کے لیے ایک بیش قیمت خزانہ ہے۔ آخر میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد کی رائے ذکر کرنا مفید ہو گی۔

¹⁶ اس مقام پر علامہ سعیدی نے اپنے موقف کی وضاحت میں احتاف میں کاذک کرنے کے دلائل کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل فہماہی کتب سے عبارات نقل کی ہیں، جن میں علامہ علاؤ الدین حسکفی (در مختار)، علامہ کمال الدین ابن حمام (فتح الہدیر)، علامہ ابن عابدین شافعی (رد المحتار)، علامہ حسن بن منصور (فتاویٰ قاضی خان)، فقیہ ابوالیث سرقندی حنفی (فتاویٰ النوازل) شامل ہیں۔

¹⁷ شوافع میں سے شیخ ابو سحاق شیرازی (المذہب مع الجموع)، امام نووی (شرح المسند) اور علامہ رافعی شافعی (فتح العزیز مع الجموع) کا حوالہ ذکر کیا ہے۔

¹⁸ امام مالک کے موقف پر کوئی حوالہ ذکر نہیں کیا گیا۔

¹⁹ حنابلہ میں سے علامہ عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی (البغی) کی عبارت نقل کی ہے۔

²⁰ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۸۳۰۔

ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کی رائے

ادارہ تحقیقات اسلامی کے شعبہ فقہ و قانون کے زیر اہتمام ۳۰ تا ۲۸ جون ۱۹۹۵ء کو ایک ورکشاپ 'طبی فقہی مسائل ورکشاپ' کے عنوان سے اسلام آباد میں منعقد ہوئی، اس ورکشاپ میں ملک کے معروف علماء کا لرزہ اور میڈیا میکل سائنس کے دانش ورروں اور ڈاکٹروں نے جدید طبی مسائل پر گفتگو کی۔ اس ورکشاپ میں پوسٹ مارٹم ڈائی سیکشن ایک اہم مسئلہ تھا، چنانچہ اس پر ہونے والی تحقیقی گفتگو کا خلاصہ اس طرح تحریر کیا گیا ہے:

پوسٹ مارٹم یعنی طبی معائنہ بعد از مرگ اور ڈائی سیکشن پر ایک اجلاس منعقد ہوا، شرکائے ورکشاپ کی اکثریت کی

رائے یہ تھی کہ شرعی مقاصد کے لیے پوسٹ مارٹم ایک ضرورت ہے، المذاہیہ جائز ہے، شرعی مقاصد سے مراد ہے:

۱۔ میت کی شناخت: یعنی میت کی جنس اور عمر معلوم کرنا، اور بعض صورتوں میں میت کی نسل معلوم کرنا، اس سے اکثر و بیشتر میت کی شخصیت بھی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ موت کی وجہ اور نوعیت: یعنی کیا مر نے والا طبی موت مر اہے یا غیر طبی موت؟ اگر غیر طبی موت مر اہے تو کیا حادثہ ہوا ہے، میت کو زہر خورانی کے ذریعے یا گلا گھونٹ کریا کندا ہے سے ضرب لگا کر یا تیز دھار آ لے سے ضرب لگا کر مارا گیا ہے؟

۳۔ موت کے وقت کا تعین: شرعی پوسٹ مارٹم حکم مجاز کی اجازت یا حکم سے ہوتا ہے۔ میڈیا میکل ڈاکٹر از خود یہ کارروائی نہیں کرتا۔²¹

نتائج

اس ضمن میں مختلف فتاویٰ کا مطالعہ کیا گیا اور آخر میں بہ طور نتیجہ پوسٹ مارٹم کا جواز، جب کہ بعض صورتوں میں استحباب ثابت ہوتا ہے، مگر کہیں پوسٹ مارٹم کے دوران جن امور کا لحاظ رکھنا چاہیے، وہ دیکھنے میں نہیں آئے۔ چنانچہ پوسٹ مارٹم کے دوران درج ذیل امور کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔

۱۔ جیسے کسی زندہ کے جسم کو ایسا پہنچانا حرام ہے، وہی حکم مردہ کا بھی ہے، المذاہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بے جا تکلیف پہنچانا یا طلبہ کا دورانِ مشق ان اعضا کا مذائق بنا ناقط عاجائز نہ ہو گا۔

۲۔ میت کی حرمت کا لحاظ زندہ جسم کی مانند ہے۔

۳۔ شرعی ضابطہ کے مطابق جس امر کا جواز ضرورت کی بنابر ہو وہ بقدر ضرورت ہی مباح ہو گا۔

۴۔ ستر عورت کا ہر صورت لحاظ رکھا جائے، یہاں تک کہ ایک شوہر کو اپنی بیوی کے مرنے کے بعد اسے بلا حائل چھونا جائز نہیں ہے اور نہ ہی چڑھ دھاتھ وغیرہ کے سوا کچھ دیکھنا جائز ہے۔ المذاہ دے کے احکام کی پابندی لازم ہے۔

²¹ شاہزاد، شرعی جیشیت، ص ۲۶-۲۷